www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تعارفِ کتب

حافظ حسن مدنی

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ اور تفسیر قرآن

مولانا کیلانی کی شخصیت سے محدث کے قارئین بخوبی تعارف رکھتے ہیں۔ گذشتہ شمارہ جات میں آپ کی شخصیت اور خدمات پر کافی مضمون شائع ہوتے رہے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں مولانا کے تفسیر قرآن پر کیے گئے کام کا جائزہ پیش کرنا مقصود ہے۔ تفسیر قرآن کے حوالے سے وسیع علمی کام مولانا کیلانیؒ اپنی وفات سے قبل مکمل کر چکے تھے، جس کے کافی حصہ کی کتابت بھی ہو چکی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد فوری طور پر اس کی طباعت اور تکمیل ممکن نہ ہو سکی۔ جہاں جہاں یہ تفسیر زیر تکمیل تھی وہاں سے اسے حاصل کیا گیا اور یکجا کرنے کے بعد آپ کی اولاد نے اس کی طباعت کے سلسلے میں مشورہ کیا تو طے پایا کہ کتابت اور دیگر قدیم وسائل طباعت کی بجائے ظاہری و معنوی طور پر اس تفسیر کو مزید معیاری بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس کیلئے تفسیر قرآن پر کسی معروف مفسر سے نظر ثانی کا فیصلہ کیا گیا اور بعض کتابت شدہ حصے اور مسودہ کو جدید اور خوبصورت کمپوزنگ کے رنگ میں ڈھالنے کا فیصلہ بھی طے پایا۔

چنانچہ پاکستان کے نامور اور بزرگ عالم دین، مفسر قرآن جناب مولانا عبدہٗ الفلاح کو بھی یہ تفسیر دکھائی اور پڑھ کر سنائی گئی تاکہ وہ اس میں ضروری اضافہ یا تصحیح فرما سکیں۔ مولانا نے اپنی ضعیف العمری کے باوجود اس تفسیر کو سنا اور اس کی تائید فرمائی۔ بہر حال مولانا کیلانی کی وفات کے ساتھ اس تفسیر کی اشاعت میں جو تعطل پیش آیا، وہ جہاں اس میں تاخیر کا باعث بنا، وہاں کچھ ایسے خدشات بھی پیدا ہوئے کہ مفسر کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حصہ غلط طور پر شامل نہ ہو جائے یا رہ نہ جائے......

۹۷ء کے آخری ایام کی بات ہے کہ اس تفسیر کی کمپیوٹر کمپوزنگ کا کام شروع کیا گیا اور رمضان ۱۴۱۹ھ تک مارکیٹ میں لانے کا پروگرام بنا۔ اس ضمن میں مولانا کے بیٹے نجیب الرحمٰن کیلانی نے اس کام کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے مولانا کے بڑے داماد مولانا عبدالوکیل علویؔ کو اس کی علمی تحقیق کے لئے اپنے ساتھ شامل کیا جبکہ کمپوزنگ کی ذمہ داری راقم نے اپنے خصوصی تعلق کے ناطے قبول کی۔ پروف ریڈنگ کے لیے نجیب الرحمٰن کیلانی ہی ذمہ دار تھے۔ اب جبکہ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ سر پر ہے الحمدللہ تفسیر کے پہلے حصے کی طباعت مکمل ہونے کو ہے اور امید کی جاسکتی ہے کہ رمضان المبارک میں یہ تفسیر شائقین کے ہاتھوں میں ہو گی۔ مفسر مرحوم کی اچانک وفات کی بنا پر بہت سے تشنۂ تکمیل اور

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تحقیق طلب اُمور رکاوٹ بنتے رہے لیکن نجیب الرحمٰن کیلانی، مولانا علوی اور راقم الحروف کی باہمی مشاورت سے ان کو جیسے تیسے حل کیا جاتا رہا...... اللہ سے استدعا ہے کہ وہ اس تفسیر کو کامل اور درست ترین صورت میں پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

تفسیر تیسیر القرآن کا عرصہ تصنیف

تفسیر کے تعارف سے قبل مولانا کے تفسیری کام کی بابت بعض وضاحتیں ضروری معلوم ہوتی ہیں جن میں سے بعض سے راقم کو خصوصی نسبت بھی ہے...... ۸۷/۷/۷ ۱۹ء سے جب مصنف نے خلافت و جمہوریت پر صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب پیش کی، ۱۹۹۰ تک کا عرصہ وہ ہے جس میں آپ کی متعدد تحقیقات اور تصنیفات منظر عام پر آئیں۔ اس قدر تیزی سے پیش کئے جانے والے تحقیقی کام نے جس میں تحقیق کی گہرائی اور تخلیق کی گیرائی بھی ہے، اہل قلم اور اہل علم ہر دو کو کافی متاثر کیا۔

۱۹۷۸ء سے پہلے کا عرصہ عموماً وہ ہے جس میں مولانا کیلانی مرحوم عموماً کتابتِ قرآن کے مبارک پیشہ سے وابستہ رہے۔ کنگ فہد کمپلیکس سے طبع اور تقسیم ہونے والے قرآن کریم کی کتابت بھی آپ کے اسی دور کی ہی یاد ہے جس کی بابت اس امر کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اسی قرآن کریم کو زیر نظر تفسیر میں عربی متن کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے مفسر کو یہ خصوصی امتیاز بھی حاصل ہے کہ تیسیر القرآن کے نام سے پیش کی جانے والی اس تفسیر میں متن قرآن کی کتابت آپ نے کی ہے، ترجمہ بھی آپ کا ہے اور تفسیر بھی۔ یہ وہی قرآن کریم ہے جس کو جناب کیلانیؒ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران بیت اللہ اور مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر لکھا تھا۔ راقم کو یاد ہے کہ ۱۹۷۸ کے لگ بھگ جب میں نے حفظِ قرآن کی ابتدا کی تو مولانا مرحوم نے بطورِ خاص اس نسخہ کو اس تعریف کے ساتھ ہدیہ کیا کہ یہ میرا کتابت کیا ہوا خوبصورت ترین نسخہ ہے۔ اور پھر میں نے اس کتابت پر ہی حفظ قرآن کیا۔ بہر حال یہ تذکرہ خصوصی تعلق کے طور پر میرا یادگاری سرمایہ ہے۔

مولانا نے تفسیر قرآن پر دراصل ۳ مجموعے تیار کیے ہیں اور ان کی تیاری میں جہاں ۳۰ سے ۳۵ سال کا طویل عرصہ شامل ہے، وہاں اس کی باقاعدہ تکمیل اور ایک منظم تفسیر کی تشکیل بندی کا دورانیہ ۱۹۹۰ سے مولانا کی وفات (دسمبر ۹۵ء) تک محیط ہے۔ یہ وہ عرصہ ہے جس میں آپ نے تمام دیگر علمی مصروفیات چھوڑ کر اکثر وقت صرف تفسیر قرآن پر ہی صرف کیا۔ اس عرصہ میں آپ کے بعض مقالات چند علمی جرائد مثلاً محدث، منہاج اور فکر و نظر وغیرہ میں شائع ہوتے رہے لیکن چند ایک کے علاوہ اکثر ۱۹۹۰ء سے قبل لکھے گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تفسیری کاموں کا تعارف

(۱) تیسیر القرآن مختصر، ناشر مکتبۃ السلام، ریاض :

مولانا کے تین تفسیری مجموعے ہیں۔ سب سے پہلا مجموعہ تو دراصل ان کی تالیف نہیں بلکہ علامہ وحید الزمان کی تفسیر وحیدی کا انتخاب ہے جس میں کافی حک واضافہ کیا گیا ہے۔ یہ وہی تفسیر ہے (جسے حاشیہ کہنا مناسب ہوگا) جو مولانا کیلانی سے ان کے چھوٹے بیٹے حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی نے اپنے اشاعتی ادارے کے لئے تیار کرائی تھی (جبکہ اس سے قبل وہ تفسیر وحیدی کو بھی مکتبۃ السلام کی طرف سے شائع کر چکے تھے) ...... یہ تفسیر ابھی طباعتی مراحل میں تھی کہ مولانا کیلانی کی وفات ہو گئی۔

مولانا کی وفات کے بعد حافظ عتیق الرحمٰن نے تفسیر وحیدی کے اس انتخاب کی اردو پرانی ہو جانے اور زبان میں بعض تبدیلیاں آجانے کی وجہ سے کچھ بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح بعض مقامات پر ترتیب واضافہ کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ تصرف و تغیر اس حد تک بڑھا کہ بالآخر تفسیر وحیدی کا صرف نام ہی باقی رہ گیا اور موصوف نے دیگر متعدد تفاسیر سے استفادہ کرتے ہوئے اور کافی نکات و توجیہات کا اضافہ کرتے ہوئے ایک مستقل نئی تفسیر ترتیب دے ڈالی۔

چنانچہ اولاً تو اس حاشیہ کی بنیاد مولانا کیلانی کی تحقیق اور ذاتی تحریر نہ تھی بلکہ انتخاب کی حد تک مولانا کیلانی نے اس میں حصہ لیا تھا۔ بعد ازاں حافظ عتیق الرحمٰن کے اس پر آزادانہ تصرف اور دیگر تفاسیر سے اخذ و استفادہ کی بنا پر وہ انتخاب بھی اپنی اصل صورت میں باقی نہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ سال ریاض سے طبع ہونے والے اس حاشیہ پر مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ یا مولانا وحید الزمانؒ کی بجائے حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی کا نام ہے۔

اس تفسیر کی بات چلی ہے تو یہ بتانا بھی مناسب ہوگا کہ اس میں ترجمہ روایتی طور پر کسی پرانے عالم کا نہیں بلکہ مولانا کیلانی کا ہی ہے جو بذاتِ خود ایک عظیم علمی کاوش ہے کیونکہ ترجمہ قرآن کے لئے علماء شدید احتیاط کا اہتمام کرتے ہیں اور گذشتہ صدی سے جماعت اہلحدیث کے کسی نامور عالم کا مکمل ترجمہ قرآن متعارف نہیں کرایا گیا۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ مولانا کے بیٹے نے اپنی مہم جو طبیعت اور جدت پسند مزاج کی بدولت اس ترجمہ میں بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں، جس کے بعد اس کی سو فیصد نسبت بھی مولانا کیلانی کی طرف نہیں کی جا سکتی۔ آیا یہ تبدیلیاں مناسب ہیں اور انہوں نے ترجمہ کے حسن وخوبی اور حقیقت و تاثیر کو نمایاں کیا ہے یا نہیں ؟ اس کا فیصلہ علماء ہی بخوبی کر سکتے ہیں...... ان وجوہات کی بنا پر گذشتہ سال ریاض سے طبع ہونے والی اس تفسیر تیسیر القرآن کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ سے اس کی نسبت اعزازی اور مرحوم سے قریبی تعلق کی مظہر تو ہے،

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لیکن امر واقعہ اس کی تائید نہیں کرتا۔

(۲) مولانا کی دوسری تفسیری کاوش قدرے ضخیم ہے۔ جسکی ضخامت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی مختصر تفسیر ثنائی (دو جلد) یا تفسیر ماجدی سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ تفسیر ۱۹۹۴ء کے اواخر میں مکمل کر دی گئی تھی۔ میرے علم کی حد تک بعد میں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔ یہ تفسیر ابھی تک صرف مسودے کی شکل میں موجود ہے جس کو مفسر مرحوم نے بھی کتابت وغیرہ کے لیے نہیں دیا تھا۔ راقم نے ۳ برس قبل اس تفسیر کو کمپیوٹر میں ٹائپ تو کروالیا تھا لیکن اس پر مزید کام آج تک نہیں کیا جاسکا۔ مفسر مرحوم نے اپنی تفصیلی تفسیر کی کافی کتابت تو خود کروائی تھی، لیکن نامعلوم اس پر کوئی طباعتی یا تحقیقی کام کیوں نہ کروایا...... جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ مختصر تفسیر دراصل تفصیلی تفسیر کا اختصار ہے تو میرے خیال میں یہ درست نہیں کیونکہ اس مختصر تفسیر پر کام کر کے ۱۹۹۴ کے اواخر میں اس کو جلد بندی کے بعد محفوظ کر کے رکھ دیا گیا تھا جب کہ تفصیلی تفسیر میں بعض ایسے صفحات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو مرحوم کی وفات سے صرف چند ماہ قبل تحریر کیے گئے ہیں۔ تفصیلی تفسیر جس کی ممکنہ ضخامت ۵ جلدیں ہیں، میں اکثر مقامات پر مزید نکات اور بحوث کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مختصر تفسیر ایک ہی مفسر کی کاوش ہونے کے ناطے تفصیلی تفسیر سے بعض مماثلتیں تو رکھتی ہو گی لیکن واقعتاً اس میں دیگر اندازِ تفسیر یا مقصدِ تالیف مفسر کے پیش نظر ہے۔ ممکن ہے کہ اس تفسیر کی بابت جلد کوئی اگلا مرحلہ پیش آئے۔

(۳) تفسیر تیسیر القرآن مفصل، ناشر مکتبہ السلام، لاہور

یہ آپ کی تیسری تفسیر ہے جو اس مضمون میں ہمارے پیش نظر ہے۔ جناب مفسر نے جس طرح اس کو پیش کیا ہے اس سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ کے پیش نظر منہج سلف کے مطابق تفسیر بالماثور و تفسیر بالرائے کے حسین امتزاج سے ایک ایسی تفسیر پیش کرنا ہے جس میں جدید پیش آمدہ مسائل پر علم وسائنس کے ارتقاء سے فائدہ اٹھاتے قرآنی موقف سلیس انداز میں پیش کیا جائے جس میں بعض جدید متنازع مسائل میں اجتہادی بصیرت کے ساتھ قرآن سے راہنمائی بھی لی جائے۔ راقم کی ناقص رائے میں یہ تفسیر اس خلا کو پر کرنے کے لیے لکھی گئی ہے جو ہمیں تفاسیر کے سابقہ مجموعوں میں بایں طور ملتا ہے کہ

☆ دورِ جدید میں منہج سلف کے مطابق جامع ومانع اور عقلی و نقلی دلائل سے مزین کوئی اردو تفسیر دستیاب نہیں۔

☆ بعض اعلیٰ اردو تفاسیر میں مفسرین کے مخصوص فکری رجحانات کی بنا پر قرآن کریم کا ایک سادہ، واضح اور دوٹوک موقف دھندلا رہا ہے۔

☆ جدید سائنسی دور کے اعتراضات اور سوالات پر راسخ العقیدہ اور وحی الٰہی کی روشنی سے منور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قرآنی تجزیہ کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔

مفسر کے مخصوص فکری رجحانات و میلانات اور تفسیر ہذا کا مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے ان مقاصد کے پیش نظر اس تفسیر میں درج ذیل خصوصیات کا اہتمام کیا ہے :

مصنف کی یہ تفسیر، تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے المقبول کا حسین امتزاج ہے

(۱) تفسیر بالماثور کے طور پر لکھی جانے والی تفاسیر میں عموماً یہ مشکلات پیش آتی ہیں کہ ایک موضوع سے متعلقہ منتشر اقوال اور افکار کو جمع کر دیا جاتا ہے۔ اسرائیلیات کی بھر مار ہوتی ہے اور بیسیوں اقوال قاری کو جداگانہ مفہوم دے رہے ہوتے ہیں جس سے ایک مفہوم کا تعین کرنا اور قرآن کے مدعا کا واضح ہونا بسا اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح احادیث جو کہ تفسیر قرآن کی بنیاد ہیں، میں بعض اوقات صحیح و ضعیف روایات میں امتیاز قائم نہیں رکھا جاتا۔ اس بنا پر تفسیر بالماثور جو تفسیر کی اہم ترین بنیاد ہے، سے استفادہ بھی مشکل ہوتا جارہا ہے۔ ان کثیر آراء و افکار میں سے صائب آرا کے چناؤ اور احادیث و آثار میں سے صحیح احادیث کا اہتمام کرنے کے لیے ذکاوت و فراست اور علمی پختگی کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ ایجاز و اختصار اور جامعیت کے لیے خصوصی تجربہ درکار ہے، مولانا مرحوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بطورِ خاص اہتمام کیا ہے۔ چنانچہ اس تفسیر میں منتشر افکار میں سے چند قریب الصواب آراء کو ذکر کر کے ان کا علمی تجزیہ بھی پیش کر دیا گیا ہے جس سے قاری کسی واضح نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے اور کلامِ الٰہی میں دیگر امکانات کی طرف اشارے بھی اس کو مل جاتے ہیں......

زیر نظر تفسیر کی بنیاد اس فکر پر قائم ہے کہ مؤلف مرحوم تفسیر بالحدیث کا ایک منتخب نمونہ پیش کرنا چاہتے تھے جس کے لیے ۳۰ برس قبل اپنی بڑی بیٹی کو انہوں نے ایسی صحیح احادیث کے انتخاب کا کام سونپ رکھا تھا جس کی بنا پر تفسیر کا مبارک کام سرانجام دیا جاسکے۔ اس بنا پر اس تفسیر میں وسیع ذخیرۂ حدیث کو شامل کیا گیا ہے۔ دورِ حاضر میں صحیح و ضعیف احادیث کی بابت اُمت میں خصوصی ذوق پھیل جانے اور خود مصنف کے اس کا خاص اہتمام کرنے کی بدولت اس تفسیر میں احادیث کی صحت کا بھی بقدرِ امکان التزام کیا گیا ہے۔

(۲) تفسیر قرآن کا دوسرا بڑا حصہ تفسیر بالرائے پر مشتمل ہے۔ جس میں احادیث و آثار کے عظیم ذخیرہ کی بجائے زیادہ اعتماد مفسر اپنی عقل و دانش پر کرتا ہے۔ اس طرح تفسیر قرآن کے نام پر فلسفے اور افکارِ منحرفہ کا بہت بڑا مجموعہ سابقہ تفاسیر میں ملتا ہے۔ فرضی سوالات و امکانات اور ان کی عقلی توجیہات قاری کے قرآن کے چشمہ صافی سے سیدھے سادے استفادے کی خواہش کو پریشان کر کے رکھ دیتی ہیں۔ اس بنا پر سلف نے عموماً اس طریق تفسیر کو ناپسند کیا بلکہ ناجائز تک قرار دیا ہے......اس طرزِ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تفسیر پر بے شمار مفسرین نے اپنے ذاتی افکار اور کسی خصوصی مناسبت سے نشوونما پا جانے والے اپنے خیالات کو قرآن کے نام سے اُگلنے کی جسارت بھی کی ہے۔ اس بنا پر آج بہت سی تفاسیر اگر فن تفسیر کے نام پر دھبہ ہیں تو دوسری طرف کافی تفاسیر میں مرادِ الٰہی کی جستجو کی بجائے من مانی تاویلات دیکھنے میں آتی ہیں۔ عقل ورائے اور فکر و فلسفہ کی بنا پر لکھی جانے والی تفاسیر کا یہی المیہ ہے کہ انہیں وہ فکری بنیاد کسوٹی میسر نہیں جس سے تفسیر میں افراط و تفریط سے بچ سکیں اور دو ٹوک و متفقہ موقف پیش کر سکیں...... بعض دیگر تفاسیر وہ بھی ہیں جن میں جامعیت وعلمیت کے نام پر ان بے شمار علوم کو سمو دیا گیا ہے جو قرآن کی تفسیر کے لیے جزوی فائدہ تو رکھتے ہیں لیکن کل کا مقام انہیں قطعاً حاصل نہیں۔ ایسی تفاسیر کے بارے میں ہی علماء نے کہا ہے کہ "ان میں تفسیر قرآن کے ماسوا سب کچھ ہے"......

یہ سب تفاسیر جہاں امت کے قرآن سے خصوصی تعلق واہتمام کی آئینہ دار ہیں وہاں مختلف زاویوں سے مفہوم قرآن کا احاطہ بھی کرتی ہیں جن کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں لیکن بہر حال اردو زبان میں ایک ایسی تفسیر کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے جس میں قرآن و سنت اور صحابہ و تابعین اور ائمہ سلف کی آراء کے مطالعے کے نتیجے میں نشوونما پانے والی عقلی وفکری توجیہات بھی پیش کی جاتیں جو اختصار کے ساتھ ساتھ جدید عقلی ارتقاء کے نتیجے میں نشو پذیر ہونے والی انسانی عقل کو بھی اسی کے ڈھنگ میں مطمئن کر سکتیں۔ اس بنا پر زیر نظر تفسیر میں جہاں وحی الٰہی پر مبنی تشفی بخش جزوی تفصیلات کے ساتھ پیش کر دی گئی ہیں وہاں دورِ حاضر میں ان کا اطلاق بھی نمایاں کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اختصار کے ساتھ سابقہ تفاسیر میں موجود فاسد افکار پر تنقید بھی موجود ہے۔ علومِ قرآنی سے استفادہ کیا گیا ہے اور جدید نظریہ ہائے تفسیر قرآن کے درست اجزاء کو شامل بھی کیا گیا ہے۔

(۳) قرآن کا تیسرا حصہ آیاتِ احکام پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم بہت سے احکام اور ان کے اصول و دائرہ کار کو قائم کرتا اور بنیادی ہدایات فراہم کرتا ہے۔ دورِ جدید میں معاشرتی ارتقاء کے بعد پیدا ہونے والے نئے سوالات کے حل میں ان احکام کا انطباق اور ان کی درست توجیہ اور حد بندیاں قائم کرنا ایک مہارت طلب کام ہے جس کیلئے علمی دِقت کیساتھ ساتھ مجتہدانہ بصیرت کی بھی ضرورت ہے......

مفسر مرحوم کم وبیش ۱۵ سال کا طویل عرصہ دار الافتاء سے منسلک رہنے اور دقیق علمی مسائل پر اپنی جاندار تحقیقات پیش کرنے اور علم و تدریس سے خصوصی لگاؤ وشغف رکھنے کے باعث نمایاں امتیاز رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے احکام و مسائل کے ضمن میں اس تفسیر میں صرف اُصولی مباحث کی وضاحت پر اکتفا کی بجائے کافی وسعت سے ان مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اکثر مقامات پر اپنی تالیف کردہ کتب اور مقالات کا خلاصہ پیش کر کے جزوی تفصیلات کے لیے کتاب کی طرف راہنمائی کر جاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس بنا پر قرآن میں ذکر ہونے والی آیات سے اصولی استشہاد کرتے ہوئے دورِ جدید کے تناظر میں ان کی جزئیات اور دائرہ کار کو پیش کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

(۴) مولانا علم و تحقیق کے میدان کے شاہ سوار تھے، تحقیق سے خصوصی شغف رکھتے تھے، علماء کے خوشہ چین اور ان کے احترام فراواں کے باوجود دینی ادب کے بایں طور ناقد بھی تھے کہ اس میں عموماً علماء کے لیے ہی راہنمائی پائی جاتی ہے کیونکہ اس میں لب ولہجہ اور ایسا زبان وبیان استعمال کیا گیا ہے جس سے عوام بآسانی فائدہ نہیں اٹھا سکتے، دلائل واصول کی تعبیر میں بھی عالمانہ رنگ غالب ہوتا اور اصطلاحات کی کثرت ہوتی ہے۔ تفصیلات میں تقدس وپاکیزگی اور نظری مباحث کا اہتمام کرتے ہوئے عملی توجیہات سے اکثر صرفِ نظر کر دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دورِ زوال کے علماء میں بالخصوص دیگر معاصر افکار کے بارے میں جانبداری اور تحفظات کے عنصر کے علاوہ ان کی جائز افادیت کو بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح تنقیدی لب ولہجہ میں متانت واعتدال ہاتھ سے چھوٹ جاتے ہیں۔

اس بنا پر علمی و تحقیقی مباحث کا مطالعہ کرنا عام قاریِ قرآن کے لیے مشکل ثابت ہوتا ہے جو اپنی دِقت کے باعث پہلے ہی کافی ثقیل ہوتی ہیں اور وہ صرف سطحی معلومات تک ہی مستفید ہو پاتے ہیں۔ ان امور پر ناقدانہ رائے رکھتے ہوئے مولانا کا تفسیری اسلوب نہایت سلیس، سادہ اور آسان ہے۔ دقیق مسائل میں نکات وار بحث کرنے اور واضح موقف اپنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تنقید و تجزیہ میں فکری اعتدال اور مدِمقابل سے جائز استفادہ کی گنجائش جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ ہر بحث پر مرکزی خیال وعنوان بندی کی گئی ہے۔ آخر میں تمام مباحث کا جامع انڈکس بھی دے دیا گیا ہے...... اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تفسیر مخاطب کو مدنظر رکھ کر اس طرح لکھی گئی ہے کہ علماء کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم یافتہ اور دین سے شغف رکھنے والے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(۵) تفسیر قرآن کے باب میں اور احکام و مسائل کے استنباط میں مختلف رُجحانات ومناہج پائے جاتے ہیں۔ ائمہ سلف جن کی اکثریت قرونِ اولیٰ سے تعلق رکھتی ہے، تفسیر قرآن کے ضمن میں ایک مخصوص منہج وطریق استدلال رکھتے ہیں جو بالاختصار یوں ہے کہ تفسیر قرآن میں قرآن کے ساتھ حدیث سب سے اہم ذریعہ تفسیر ہے کیونکہ قرآن کریم کو جس حیاتِ طیبہؐ کے سانچے میں نازل کیا گیا، اس کی تشریحات، زندگی کے اُتار چڑھاؤ اور تبصرے نیز انہی حالات وواقعات کی روشنی میں ہی قرآن کی درست تفسیر دیکھی جاسکتی ہے۔ تفسیر قرآن کیلئے حدیثِ نبوی ﷺ کے اصل الاصول ہونے کے بعد اس میں صحابہ کرام کے اقوال وآراء کو نبی اکرم ﷺ سے استفادے کے غالب امکان کی بنا پر نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح لغت، تاریخ، اسرائیلیات اور دیگر قرآنی علوم کی باری آتی ہے۔ قرآن اور حدیث وآثار کے سرچشموں سے ہی دورِ جدید میں مسائل کی نئی صورت گری ممکن ہے اور ان کی اسلامی توجیہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پیش کی جا سکتی ہے۔ ائمہ سلف کی توجیہات اور آراء اُمت کا عظیم سرمایہ ہیں جن سب سے بیک وقت استفادہ بہت سے مسائل کی گتھیاں سلجھانے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اسی طرح امر واقعہ یہ ہے کہ کسی رائے کو اَز خود متعین کرنے کے بعد قرآن سے اس کی دلیل گھڑ لینا اُمت کی گمراہی کا عظیم سبب اور قرآن سے حقیقی انحراف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مصادر ومنابعِ شریعت کے وسیع مطالعہ کے بعد قرآن کے طرزِ استدلال کو سمجھنے اور اس پر مخلصانہ غور کر کے حدیث کے قیمتی سرمائے کی روشنی میں تفسیر قرآن کی کوشش کی جائے جس کو ذاتی مناسبتوں اور دلچسپیوں سے قطعاً آلودہ نہ کیا جائے...... علماء نے تفسیر قرآن کے لیے بیسیوں علوم گنوائے ہیں جن میں مہارت ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص فقط ذہانت و عبقریت کے بل بوتے پر تفسیر کرنے بیٹھے تو علوم ومعرفت کے اس بحر بیکراں کی تفسیر و تشریح میں صواب کی بنسبت غلطیوں کی زیادہ توقع کی جا سکتی ہے۔

مفسر مرحوم نے اس تفسیر قرآن کو عمر عزیز کے آخری ۵ برس میں مکمل کیا ہے جس سے قبل آپ بیسیوں تصانیف اور سینکڑوں مقالات تحریر فرما چکے تھے۔ ان تصانیف میں جہاں لغتِ قرآن پر یگانہ روزگار تحقیقی کام مترادفات القرآن کے نام سے موجود ہے وہاں سیاستِ اسلامیہ، معیشتِ اسلامی، شریعت وطریقت، سائنس وفلسفہ اور سیرتِ نبویہ ﷺ کے موضوعات پر اسلام اور جدید نظریات کے تقابلی مطالعے سے مزین ایوارڈ یافتہ تحقیقی کام موجود ہیں۔ اعتماد بالحدیث کے جذبے سے سرشار مؤلف، جدید دور میں فتنہ انکارِ حدیث کے شبہات کے تفصیلی رد کے موضوع پر چھ حصوں پر مشتمل عظیم تحقیقی کام بعنوان "آئینہ پرویزیت" بھی پیش کر چکے ہیں۔ اصولِ فقہ میں الموافقات جیسی قیمتی کتاب کا اردو ترجمہ اور متعدد عربی کتب کے تراجم کر چکے ہیں۔ گذشتہ ۲۰ برس کے عرصے میں علمی و تحقیقی مجلّات میں دقیق اور اچھوتے موضوعات پر آپ کے مقالات بکثرت ملتے ہیں۔ ان تصانیف میں اور زیر نظر تفسیر میں بھی الحمد للہ مصنف نے اسی سلفی منہج اور طرزِ استدلال کی پیروی کی ہے۔

آپ کی سابقہ تصنیفات اس امر پر شاہد ہیں کہ اُن میں ایسے اُمور پر مباحث موجود ہیں جن کی امت کو ضرورت ہے۔ اس بنا پر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ مولانا کیلانی کی زیر نظر تفسیری کاوش بھی تفسیری مجموعے میں فقط ایک اضافہ ہی ثابت نہیں ہو گی بلکہ دورِ حاضر میں جس قرآنی راہنمائی کی امت مسلمہ کو ضرورت ہے، اس کی کمی بھی پوری کرے گی۔ ان شاء اللہ!

خوبصورت کمپوزنگ، دیدہ زیب طباعت اور پائیدار مجلد میں ظاہری و معنوی خوبیوں سے آراستہ یہ تفسیر ان شاء اللہ رمضانُ المبارک میں منظر عام پر آ رہی ہے جس کیلئے شائقین تیاری فرما لیں۔ اللہ تعالیٰ مفسر مرحوم کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے، انکی بلندیٔ درجات کا سبب بنائے اور مرحوم کی لغزشوں کو معاف فرمائے...... آمین!

☆ ☆

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ